جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

رسالہ لطیفہ پر فواید رد بین رسالہ دفع البهتان عن ابی بجندی کے

آصفیہ

المسمّی بہ

اثبات وضع الابهام من الاصحاب الکرام

۱۲۹۲

تصنیف جامع معقول و

منقول مولوی زاہد حسین صاحب کے بدرستی تمام طبع ہوا

المطبع مظهر العجائب مدراس سنہ ۱۲۹۴ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لک الحمد ای احد قدیم و ای صمد واجب التعظیم و لازم التکریم و ای معروف بفضل و عطا و ای موصوف
بصفت احدا و ای مکون اکوان بکاف و نون کن فیکون و ای موجود بے علت و ای معبود ہر ملت
ای منور ظلمات قوالب و ای مصور حیات مطالب ای خالق نار و نور و ای رزاق مار و مور
ای کشائندۂ ابواب رحمت و ای نمائندۂ اسباب مغفرت و نفایس صلوات طیبات و شرایف
تحیات زاکیات نثار مرقد منور و مشہد معطر حضرت خاتم رسل ہادی سبل خاتم ختم نبوت گوہر مشجع
رسالت معدن ارباب سعادت ماحی اہل شقاوت حضرت سید المرسلین و خاتم النبیین و شفیع المذنبین
و امام المتقین ماہ فلک سیادت خورشید سپہر سعادت سید السادات و سند السعادات صدر کائنات
بدر موجودات خواجہ کونین رسول الثقلین ہادی دارین شفیع کونین امام الحرمین شریفین جد الحسنین
ندیم خلوتگاہ قاب قوسین قرۃ العینین منور البصرین مقصود وجود عالم و عالمیان محبوب قلوب
آدم و آدمیان نور حدیقۂ آب و گل نور حدقۂ جان و دل علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات و علی آلہ
و عترتہ و صحابتہ المہتدین اجمعین اما بعد بندۂ خادم کونین عاصی زاہد حسین عفی اللہ عنہ التماس کرتا ہی
خدمات بابرکات میں جمیع مومنین کاملین اور طالبین جادۂ دین کے کہ دریں ولا ایک رسالہ دیکھا
جسکا نام دفع البہتان عن رسول آخر الزمان ہی اور اسمیں رد و قدح ہی اس مسئلہ کا کہ نام پاک
کا اذان میں سنکر انگوٹھے پر انگلیاں رکھنے جائز ہی کہ نہیں اس رسالہ کے اقوال باطلہ کو جتا

جناب نواب محمد منور خان بہادر دام اللہ اقبالہ و دولتہ عنایت فرماکر زبان درفشان سے اپنے
ارشاد فرمایا کہ ان اقوال زایغہ و دلایل باطلہ کا جواب بخوبی لکھے اگرچہ اس بندہ نے بسبب قلت
فرصت کے عذر کیا لیکن بہادر موصوف نے منظور نفرمایا آخرالامر ناچار ہوکر رد مین اُن اقوال باطلہ کے
ایک رسالہ لکھا اور نام اسکا **اثبات وضع الابہام من الاصحاب الکرام** رکھا اور اب التجا جناب باری مین یہہ
ہی کہ غفور الرحیم اپنے فضل عمیم وبطفیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمامی مسلمانونکو توفیق
خیر رفیق کرے **قول نجدی وہابی** اما بعد کہتا ہی فقیر ہدایت اللہ کہ اس فقیر نے ہندوستان
اور عربستان اور ترکستان اور افغانستان کے اکثر شہرون کی سیر کی اور ہر ایک جگہہ کے علماؤن سے
ملاقات رہی اور ہر جگہہ کے اہل اسلام کی چال چلن دیکھنے مین آئی لیکن کہین رسول مقبول کا نام سنکے موذن سے
انگلیان چوم کے آنکھون پر رکھنا دیکھنے مین نہ آیا سوائے اس شہر کے الخ **جواب** اجی نجدی
وہابی صاحب آپ برے ناحق گو ہین کیونکہ جو فعل کہ اظہر من الشمس ہی آپ اسکا انکار کرتے ہین اور آپ کو اتنا
خیال نہین کہ حرمین شریفین کو ہزارہا اہل اسلام گئے ہین اور بچشم خود دیکھے ہین کہ اکثر ساکنان حرمین شریفین
جب اسم مبارک رسول اکرم سرور فخر اولاد آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بجز اذان مین سنتے ہین ہر دو ابہام
کو لیے بوسہ دیکر آنکھونکو لگاتے ہین اور اسیطرح اطراف واکناف مین انکے یعنے مصر و یمن وغیرہ مین
یہہ عادت پر سعادت جاری ہی اگر شک ہے تو حاجیون سے دریافت کرلو اور وہ جو لکھے ہین
کہ ترکستان مین بھی یہہ چال و چلن دیکھنے مین نہین آئی **جواب** اجی نجدی وہابی صاحب عربستان مین
ہزارہا مسلمانون کی آمد و رفت ہی اور وہ فعل ہزارہا مسلمانون سے وقوع مین آرہا ہی آپ اسکا
انکار کرنے سے کچھہ بھی خوف نہین کئے اور ترکستان تو بہت دور ہی اور آمد و رفت مسلمانون کی
وہان سے بہت ہی کم ہی آپ کیون نہین انکار کروگے اب سنو ترکستان کا حال بیان کرتا ہون تمامی اہل ترک
مولانا ملا علی قاری کے بڑے معتقد ہین اور آپ کے فرمان کے مطابق عمل کرتے ہین اور جناب
ملا علی قاری کتاب موضوعات مین فرماتے ہین اگرچہ یہہ حدیث شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے مرفوعاً نبوت کو نہین پہنچی لیکن جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہہ فعل کا وقوع مین آنا

ثبوت کو پہنچا ہی اور ہمکو یہہ دلیل کفایت کرتی ہی حدیث شریف مین آیا ہی علیکم بسنتی
وبسنة خلفائی یعنے لازم کرو میری سنت کو اور میرے خلفاء کے سنت کو اور اسکی
تشریح آگے آویگی انشاء اللہ تعالی پس تر کیا ان آپ کے فرمان کے مطابق عمل کر رہے ہین اور وہ جو
لکھے ہین کہ ہندوستان کے اکثر شہرون کی سیر کی اور ہر ایک جگہہ کے علماؤن سے ملاقات رہی
الخ **جواب** اجی نجدی وہابی صاحب یہہ بات تو آپکی سراسر بے اصل ہی کیونکہ مدراس اور بنگلور
اور حیدرآباد اور بمبئی اور کلکتہ اور لکھنو اور ہندوستان اور ما سوائے اسکے اور شہرون کے اکثر
مسلمان یہہ فعل کرتے ہین اور خود علماء دہلی رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی اسبات پر دلالت کرتا ہی
قول نجدی وہابی بلکہ اس فعل کے کرنے والے کو مطعون کرتے ہین **جواب** اجی نجدی
وہابی صاحب طعن کرنیکا سبب یہہ ہی کہ وہابیہ اس فعل مستحسن کو افعال شنیعہ مین شمار کرتے ہین
اور فاعل کو اس فعل کے بدعتی کہتے ہین اور اسکے پیچھے اقتدا نہین کرتے ہین جب تم لوگ اس
فعل مستحسن کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضیلت علو مرتبت پر دلالت کرتا ہی انکار کرتے
ہین پس اس صورت مین اہل سنت وجماعت اس فعل کو فرقا للوہابیہ بجالانیکا حکم کئے ہین اور یہہ حکم کرنا
اہل سنت کے علما کا بے دلیل نہین ہی بلکہ صحابہ کرام اور کتب معتبرہ سے ثابت ہی جیسا کہ
ڈھیلا لینا سنت ہی فرقا للروافض خذلہم اللہ تاکہ ترک مشابہت ہووے اگرچہ پیشاب کئے
بعد ڈھیلا لینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ حدیث صحیح سے ثابت ہی نہ حدیث ضعیف
سے مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہی پس جیسا ڈھیلا لینا امر مستحسن ہی اور صحابی رسول
سے ثابت ویسا ہی یہہ فعل بھی امر مستحسن اور صحابی رسول سے ثابت ہی **قول نجدی وہابی** اور اس
فعل کو سنت موکد جانتے ہین **جواب** اجی نجدی صاحب اکثر علماء دین اس فعل کو مستحب ہی
کرکے اپنے کتب مین لکھے ہین چنانچہ اسکا ذکر آیندہ آویگا انشاء اللہ تعالی **جواب دوسرا** اگر
کسونے اسکو سنت سمجھا تو بھی کچھہ قباحت نہین ہی جیسا کہ مضمرات مین ہی ووضع الابہامین
سنتہ یعنے رکھنا ہر دو انگوٹھونکا سنت ہی **جواب تیسرا** یہہ سنت سمجھنا بیدلیل نہین ہی

بلکہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ثبوت کو پہنچا ہی جیسا کہ ملا علی قاری جو جلیل القدر محدث ہین
اپنے کتاب موضوعات مین لکھے ہین اور وہ یہہ ہی مسح العینین بباطن انملتی السبابتین
بعد تقبيلهما عند سماع قول المؤذن اشهد ان محمد رسول الله مع
قوله اشهد ان محمدا عبده ورسوله رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا
وبمحمد صلى الله عليه وسلم نبيا ذكره الديلمي في الفردوس من حديث ابي بكر
الصديق رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من فعل
ذلك فقد حلت له شفاعتي وقال السخاوي لا يصح واورده الشيخ احمد
الرداد في كتابه موجبات الرحمة بسند فيه مجاهيل انقطاع عن الخضر
عليه السلام وكلما يروى في هذا الباب فلا يصح رفعه البتة قلت واذا
ثبت رفعه الى ابي بكر الصديق فيكفي للعمل به لقوله عليه السلام عليكم
بسنتي وبسنة الخلفاء الراشدين یعنے جب موذن سے کلمہ اشہد ان محمدا رسول اللہ
کا سنتے ہی کلمے کے دونون انگلیون کے پیٹ کو چوم کر چھووے ان ہر دو سے دونون آنکھون کو
یہہ کہتے ہوے اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا و
بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیا ذکر کیا اسکو دیلمی نے فردوس مین حدیث سے ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے کہ فرمایا حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی ایسا کرے اسکو میری
شفاعت حلال ہووے اور کہا سخاوی نے کہ یہہ حدیث صحیح نہین ہی اور شیخ رداد بھی اپنے
کتاب موجبات الرحمۃ مین اس حدیث کو ایسی اسناد سے ذکر کیا ہی کہ جسمین کی راویان مجہول الحال
ہین اور اسکو حدیث منقطع پر خضر علیہ السلام سے بھی روایت کیا ہی اور کہا جتنے حدیثین اس باب مین
روایت کئے گئے سو البتہ ان حدیثون کا پہنچنا حضرت پیغمبر خدا تک ثابت نہین ہوا مرفوع کرکے اب
ملا علی قاری فرماتے ہین مین کہتا ہون کہ جب اس حدیث کا پہنچنا حضرت ابو بکر صدیق تک ثابت ہو چکا
تو عمل اسپر کرنی بس ہی کیونکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی لازم کرو تم سنت

کو میرے اور میرے خلفاء راشدین کے کیون جی نجدی وہابی صاحب اب قول تمہارا مردود ہوا
یا نہین یعنے جناب ملا علی قاری کے فرمان سے صاف ثابت ہوا کہ وہ فعل صدیق اکبر سے بلاشبہہ
ثبوت کو پہنچا ہی جب وہ فعل ابوبکر صدیق سے ثابت ہوا تو اہل سنت و جماعت کے لئے بلاشبہہ
سنت ہوا بمصداق اس حدیث شریف یعنے علیکم بسنتی وسنت خلفاء
راشدین **قول نجدی وہابی** حالانکہ اس فعل کی نسبت آنحضرت کے طرف کرنا آپ پر تہمت
کرنا ہی چنانچہ علماء محدثین نے اس فعل کا عدم ثبوت بخوبی بیان کیا ہی سو اس فقیر نے چاہا کہ اس امر حقیقت
مین جو علماء محدثین نے بیان کیا ہی اسکو ظاہر کردیا الخ **جواب** اجی نجدی وہابی صاحب محدثین کا اس
مین اختلاف ہی بعض محدثین اس باب مین جو احادیث کہ آئے ہین اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تک صحت کو نہین پہنچے کرکے فرماتے ہین اور بعضون نے ان احادیث سے بعض حدیث کے صحت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچائے ہین چنانچہ قریب معلوم ہوگا اور وہ جو تم لکھے ہین چنانچہ علما
محدثین نے اس فعل کا عدم ثبوت بخوبی بیان کیا ہی اس قول سے تمہارے یہہ بات کہان ثابت ہوتی
ہی کی جتنے احادیث کہ اس مقدمہ مین آئے ہین وے سب موضوع ہین بلکہ ضعیف یا منقطع ہوسکتے ہین اور
قطع نظر اس بات کے وے علماء محدثین یہہ بھی نہین فرمائے ہین کہ جسنے اس فعل کی نسبت آنحضرت کے
طرف کیا اسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہمت کیا بلکہ یہہ تیرا تراشا ہوا تم نجدیہ کا کام ہی اور
اب سنو بعض محدثین نے بعض حدیث کو بیان کئے ہین بلا بیان ضعف جیساکہ فتوح الاوراد مین مفتاح الصلوٰۃ
کے مصنف شیخ محمد فتح محدث فرماتے ہین اسنا بین جو حدیثین کہ آئے ہین محدثین انکا ضعف
بیان کئے ہین مگر جو حدیث کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے آئی ہی اسکو بلا ضعف بیان کئے اور وہ یہہ
ہی در جمع الجوامع از عامر بن سعد وقاص آوردہ است کہ گفت سعد وقاص یعنے پدر من ہرکہ بگوید در
وقت گفت موذن **اشہد ان لا الہ الا اللہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا**
وبمحمد نبیا تمام گناہان او بخشیدہ شود مردے گفت ما تقدم وما تاخر گفت من چنانکہ گفتم شنیدم
از پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میگفت رواہ ابن ابی شیبۃ این حدیث موید عمل حضرت پیر دستگیر است

و باید که درین هردو انگشت شهادت بر چشم نهد که از علی رضی الله عنه مرویست در وقت شهادت ثانی هردو سبابه بر چشم می نهاد و میگفت رضیت بالله الخ رواه رویانی و عمل حضرت صاحب همین بوده درین باب احادیث بسیار وارد ست لیکن خالی از ضعف نیست چنانکه در تذکرة الموضوعات اکثر احادیث آورده بیان ضعف آن نموده اما حدیث سابق از علی رضی الله عنه بلا بیان الضعف نقل کرده ست حضرت طاہر بر کتاب مشکات از خط شیخ الاسلام نور الدین عبد الرحمن نوشته اند چند حدیث یکی اینست که پیغمبر فرمود صلی الله علیه و آله وسلم ہر که وقت شهادت ثانی ہر دو ناخن ابہامان بوسه داده بر چشم نهد و قرة عینی بک یا رسول الله گوید حق تعالی جمیع گناهان او بخشد و در روایت دیگر آمده پیغمبر فرمود من ضامن ہستم کرد اخل کنم او را در بہشت انتهی لیکن عمل حضرت صاحب بر حدیث سابق بود و میفرمودند که این قریب بصحت ست کیون جی نجدی صاحب ان بزرگان دین کو الله تعالی اور اسکے رسول پاک کا کچھ خوف تھا جو موضوع احادیث بیان کرکے اپنے دین و ایمان کو برباد کرتے العیاذ بالله تم ہی لوگ اہل سنت و جماعت کو کافر و مشرک بولتے ہیں اہل سنت کو اور اہل سنت کے علماء کو قتل کرنا تمہارے مذہب و ملت میں جائز ہی اگر اسبات میں شک ہی تو رد المحتار حاشیه در المختار کے باب البغات میں تم وہابیہ نجدیہ کا اعتقاد لکھا ہی دیکھ لو **قول نجدی وہابی** اور صحیح مسلم کے شرح میں امام نووی رح نے اسی حدیث کی شرح میں لکھا ہی ومنها دفع التهمة عنه صلی الله علیه وسلم یعنے اسی نصیحت میں داخل ہی کہ رسول مقبول صلی الله علیه و آله وسلم سے تہمت کو دفع کر دینا یعنے جو چیز کہ آپ سے ثابت نہو اور علماء محدثین نے اسکی صحت کا انکار کیا ہو ایسی چیز کو اگر کوئی آپکے طرف نسبت کرے تو اسکو ظاہر کر دینا تاکہ عوام لوگ اس تہمت کو سنت جانکر عمل کرنے لگیں **جواب اول** جی نجدی وہابی صاحب اگر فقہا کا قول نہیں قبولکر فقط محدثین کے قول پر عمل کرتے ہیں تو راگ کے حرام ہونیکے تم سب نجدیہ بھی قائل ہیں بھلا ہم تمہارے ایک سوال کرتے ہیں کہ راگ کی حرمت میں جتنے احادیث کہ آئے ہیں وے سب احادیث نزدیک محدثین کے یا تو موضوع ہیں یا ضعیف کوئی حدیث صحیح اور کوئی نص صریح وارد نہیں ہوئی ہی اسکے حرمت میں پس اس صورت

مین تم سب نجدیہ اور اہل سنت کے علماء فقہا جو اسکے حرمت کے قائل ہین اور احادیث
بیان کرتے ہین تو وے سب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہمت کرنا لازم آیا اور اس
تہمت مین تم بھی شریک ہونا لازم آیا اور اگر اسکے جواز کے قائل ہین تو تمہارے مذہب کے بھی خلاف
ہی تقدیر اول یعنے اگر فقہا کا قول مان کر اسکے حرمت کے قائل ہین تو پھر کیا آزار ہی تم کو جو
فقہا اس موضع ابہام کے استحباب کے قائل ہین اور اپنے اپنے کتابون مین لکھے ہین انشاء اللہ تعالی
قریب بیان کرونگا اب یہہ بات معلوم کیا چاہیئے راگ کے حرمت مین کوئی حدیث صحیح اور نص
صریح نہین آئی مگر جو احادیث کہ آئے ہین یا تو موضوع ہین یا مطعون جیسا کہ مولانا شیخ عبدالحق
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ مین لکھے ہین اور وہ یہہ ہی قوم طریقہ محدثین است ایشان میگویند
کہ ثابت نشدہ است در تحریم حدیث صحیح ونص صریح بلکہ ہرچہ وارد است درینباب از احادیث
یا موضوع است یا مطعون وہمچنین آیات قرآنی اگرچہ تفسیر کردہ اند آنرا بعضے مفسرین بچیزیکہ دلالت
میکند بر حرمت غنا اما آنرا تاویلات ومحامل دیگر ہم ہست کہ ذکر کردہ اند غیر ایشان از علماء وچون
ثابت نگردد حرمت ثابت شود حل واباحت بدلالت قول وی سبحانہ واحل لکم
الطیبات پس محدثین کے نزدیک حرمت راگ کی نہ کوئی حدیث صحیح اور نہ نص صریح سے
ثبوت کو پہنچی پس اس صورت مین محدثین کے مذہب کو لیکر راگ کو حلال بولنا لازم آیا **قول وہابی**
نجدی اسواسطے کہ اسکے برابر کوئی گناہ سخت نہین ہی چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی رح نے
کہا ہی کہ اہل سنت اور جماعت کے نزدیک کوئی گناہ ایسا نہین کہ جسکے مرتکب کے طرف
کفر کی نسبت کرین مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بولنے والیکو **جواب** اجی
نجدی وہابی صاحب اس نسبت کفر سے نہ تم سب نجدیہ چھوٹتے ہین اور نہ تمھارے پیر و مرشد
یعنے اسمعیل دہلوی کیونکہ تمھارے مرشد تقویت الایمان مین لکھے ہین کعبۃ اللہ سے رخصت
ہوتے وقت الٹے پاؤن چلنا یہہ ادب خاص خدا تعالی کے لئے ہی اور اگر کسی نے کسی نبی و ولی
کے واسطے کیا تو کافر ہوتا ہی اجی نجدی صاحب یہہ ادب خاص جو خدا تعالی کے لئے ہوا اور

اسکو عبادت مین جو داخل کیا کونسی آیت قرآن شریف اسپر دلالت کرتی ہی ورنہ حدیث شریف اس
مقدمہ مین آئی ہی ورنہ اجماع اسبات پر ہوا اور نہ قیاس مجتہد سے ثابت ہوا بلکہ امام شافعی رح
کے مذہب صحیح مین یہہ فعل مکروہ ہی اگر اس مسئلہ کی زیادہ تحقیق منظور ہو تو حفاظت الایمان عن
مکر الشیطان مین دیکھ لو پس ایسے بے اصل کام کو خدا تعالی کے لئے خاص کرنا اور اسکو عبادت مین
داخل کرنا اور اگر کسی نے کسی نبی ولی کو یہہ کام کیا تو اسکو کافر بتاتا ہی کرکے جو لکھا ہی یہہ نسبت
کفر کیسکے طرف عود کرتی خیال کرلو **قول نجدی وہابی** اسیواسطے اکثر علماء محدثین ضعیف حدیث
پر عمل کرنے سے منع کئے ہین **جواب اول** جی وہابی صاحب اکثر علماء محدثین ضعیف حدیث
پر فضائل اعمال مین عمل کرنیسے منع کئے ہین تو پھر کیون نہین لکھے اسبات کو معتبر کتابون کا حوالہ
دیکر تا کہ شبہہ دفع ہو جاتا جب تم حوالہ کتب معتبر کا نہین کئے تو صاف معلوم ہوا کہ تم دھوکا
بازی کررہے ہو اب سنو حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال مین تو کیا بلکہ دوسرے احکام شرعی
مین بھی اکثر علماء کے نزدیک درست ہی جیسا کہ اعضاء وضو دھونے اور مسح کرنیکے وقت جو
دعایان کہ پڑھتے ہین احادیث صحیحہ سے ثابت نہین ہین بلکہ احادیث ضعیف سے ثابت ہین باوجود
اسکے اس فعل کو جائز رکھے ہین جیسا کہ مستغفری نے دعوات مین اور صاحب فردوس اور ابن عساکر
نے اسمین بطرق ضعیفہ علی مرتضی سے روایت کی ہی اور ابن حبان نے ضعفا مین انس سے اور
مستغفری نے براء بن عازب کی حدیث سے اسیطرح کی روایت کی اور اسناد اوسکی واہی اور ضعیف
ہی اور ابن صلاح نے کہا کہ اسمین کوئی حدیث صحیح نہین کذا فی العینی غایۃ الاوطار شرح درالمختار اگرچہ
ذکر کیا ان دعاؤن کو صاحب درالمختار نے ابن حبان وغیرہ سے جیسا کہ کہا والدعاء بالوارد عنده
ای عند کل عضو وقد رواه ابن حبان وغیره عنه علیه السلام من طرق یعنے دعائین جو وارد حدیث مین
ہین نزدیک ہر عضو دھونیکے اور مسح کرنیکے وقت پڑھے اور تحقیق کہ روایت کیا اسکو ابن حبان
وغیرہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے چند طریقون سے باوجود یہہ حدیث ضعیف ہونے پر اکثر
فقہا نے اسپر عمل کرکے جائز رکھے ہین جیسا کہ درالمختار مین ہی **قال المحقق الشافعي الرملي**

فیعمل به فی فضائل الاعمال وان انکره النووی یعنے فرمائے محقق شافعی مذہب کے
یعنے شمس الدین محمد رملی ایسے حدیث پر عمل کرنا چاہئے اعمال کے فضائل مین اگرچہ انکار کئے امام نووی اس
حدیث کو جو در المختار مین مذکور ہی **سوال** اگر کسو نے کہا امام نووی جو انکار کئے ہین حدیث کا نہین بلکہ
حدیث ضعیف تجھ عمل کرنے سے انکار کئے **جواب** یہہ توہم بادی النظر مین ہوتا ہی لیکن طحطاوی جو
شرح در المختار ہی اسنے اس توہم کو دفع کیا ہی جیساکہ کہا قال صاحب البحر الادعیة المذکورة فی
کتب الفقه للوضوء لا اصل لها کما قال النووی یعنے کہا صاحب بحر الرائق نے ادعیہ جو
کتب فقہ مین مذکور ہین واسطے وضو کے نہین اصل ہی اسکو جیساکہ فرمائے نووی کیون جی نجدی وہابی صاحب
وضو مین جو دعائین کہ پڑھتے ہین اسمین تم بھی شریک ہین پھر تم اس فعل کو اختیار کئے ہین اور اس سے
باز نہین آئے اور کسیکو آجتک اس فعل سے منع بھی نہین کئے پھر کیا تم کو شقاوت ازلی لپٹی ہی جو
سرور انبیا سرو فخر اصفیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت مین جو احادیث کہ آئے ہین اسپر عمل کرنے سے
منع کرتے ہین اور علماء دین فضائل اعمال مین حدیث ضعیف پر عمل کرنیکا حکم اسلئے کئے ہین کہ اگر وہ حدیث
نفس الامر مین صحیح ہی تو عمل کرنے سے اسکا حق ادا ہوا اور اگر صحیح نہین ہی تو عمل کرنے سے تحلیل و تحریم سے
کچھ فساد مترتب نہین ہوا اور نہ حق تلفی غیر کی ہوی جیساکہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسکو میری طرف سے
ثواب عمل کرنیکا پہنچا ہو اوسپر عمل کیا تو اوسکو اجر ملیگا اگرچہ مین نے اوسکو نکہا ہو جیساکہ طحطاوی
مین ہی قال ابن حجر فی شرح الاربعین لانه ان کان صحیحا فی نفس الامر فقد
اعطی حقه من العمل والا لم یترتب علی العمل به مفسدة تحلیل و تحریم
ولا ضیاع حق غیری الخ **قول نجدی وہابی** اور بعضون نے بعضے جگہہ پر جائز رکھا ہی
جیسے فضائل اعمال **جواب** اجی نجدی وہابی صاحب یہہ مقدمہ تو تم بالعکس بیان کرتے ہو
اب سنو یہان تک قلم ہمارا رکا ہوا چلا اب بالکل بے روک ٹھوک چلتا ہی اور شمشیر برہنہ جسکا
خطاب ہی فضائل اعمال کا قید کیا ہی بلکہ دوسرے احکام شرعی مین عمل اسپر علماء دین کے نزدیک
درست ہی بشرطیکہ شدت ضعف کو نہ پہونچے جیساکہ شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شرح

سفر السعادت مین فرماتے ہین وآنکہ مشہور است کہ حدیث ضعیف در فضائل اعمال معتبر است
نہ درماسوائے آن مفرد انش مراد است اما مجموع متعدد طرق داخل حسن است نہ ضعیف صرح بہ
ائمۃ الحدیث وہو المختار والمعتمد یعنے وہ جو مشہور ہے کہ حدیث ضعیف فضائل اعمال مین معتبر ہے نہ
سوائے اسکے مفرد حدیث ضعیف مراد ہے لیکن متعدد طریقون سے داخل حسن ہے نہ ضعیف
تصریح کئے ساتھ اسکے ائمہ حدیث کے اور وہی ہے مذہب مختار اور معتمد پس اس عبارت سے کئی امور
ثبوت کو پہونچے **پہلی** یہ بات اگر حدیث ضعیف واحد ہے یعنے متعدد نہین تو وہ فضائل اعمال مین
اکثر علماء محدثین کے نزدیک معتبر ہے جیساکہ قول شیخ موصوف کا صاف دال ہے وآنکہ مشہور است
کہ حدیث ضعیف در فضائل اعمال معتبر است نہ درماسوائے آن مفرد انش مراد است الخ **دوسری**
بات یہ کہ اگر وہ حدیث ضعیف متعدد آئے ہین تو فضائل اعمال کے سوائے دوسرے امور شرعی مین بھی درست
ہے جیساکہ قول شیخ کا مبین ہے اما مجموع متعدد طرق داخل حسن است نہ ضعیف صرح بہ ائمۃ الحدیث اور
تیسری بات یہ ہے کہ یہ ہر دو حکم جو اوپر مذکور ہوئے مفتی بہ مذہب اکثر علماء محدثین کا ہے چنانچہ
یہ بات شیخ کے کلام سے ظاہر ہے جیساکہ فرمائے صرح بہ ائمۃ الحدیث وہو المختار والمعتمد کیون جی
نجدی وہابی صاحب حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال مین اکثر محدثین کا مذہب ہے یا بعضون کا
نظر انصاف سے دیکھو اور ہم حسب مقدمہ مین کہ احادیث بیان کئے ہین بسبب متعدد طریقون کے حسن لغیرہ
ہونو ہو حسن لغیرہ ہونیکے لئے کچھ ممانعت نہین حاصل کلام یہہ فعل بیشک و شبہ فعل مستحسن ہے خواہ وہ حدیث
حسن لغیرہ سے ثبوت کو پہونچے یا حدیث ضعیف سے کیونکہ بہت سے مقامون مین اگرچہ اسناد ان
احادیث کے ضعیف ہو یاوے احادیث ضعیف ہووین علماء حنفیہ عمل کرتے ہین جیساکہ شرح
سفر السعادت مین ہے امام حافظ ابو محمد ابن حزم گفتہ کہ اصحاب ابو حنیفہ ہمہ متفق اند کہ حدیث ہر چند
اسناد او ضعیف بود مقدم تر و اولی تر از قیاس و اجتہاد است و وی رضی اللہ عنہ تا بحد ضرورت نرسد
عمل بقیاس نکند و عمل بحدیث باقسامہ از دست ندہد حتی کہ حدیث ضعیف پر عمل کرنے مین امام شافعی
رضی اللہ عنہ بھی حنفیہ کے ساتھ شریک ہین جیساکہ مسئلہ قلتین کا امام شافعی رح کے نزدیک درست

پیتھہ نکر کے پچھلے پاؤن ہٹتے جانا یہہ کام اللہ تعالی کے لئے خاص ہی اگر کسو نے کسی نبی ولی کے
لئے یہہ کام کیا تو کافر ہوتا ہی کر کے لکھا ہی یہہ کافر ہونا اور یہہ کام کعبۃ اللہ کے ساتھہ اللہ تعالی
کے واسطے جو کرنا ہے اور وہ خاص خدا تعالی کے لئے جو ہی کونسی آیت سے ثابت ہی ہمکو دکھلادو
اور کونسی حدیث اس مقدمہ مین آئی اور کونسے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہہ فعل کعبۃ اللہ
کے ساتھہ کئے اور کونسے صحابہ سے یہہ فعل ثابت ہی اور ائمہ اربعہ سے کونسے امام یہہ فعل کئے ہین
اور کن کر کے حکم کئے ہین ہمکو بتلادو جب دلیل اربعہ سے کوئی ایک دلیل بیان نکئے تو تمہاری
ہی لائی ہوئی حدیث سے تمہارے مولانا دہلوی کی کتاب مردود ہوئی اب تم سب اس کتاب سے
توبہ کر کے سنت وجماعت ہوکر بعد از ہمارے سے اس مقدمہ مین بحث کرو **سوال** اگر کسو نے
کہا بعض فقہا کعبے کے ساتھہ یہہ فعل کرنا کر کے لکھے ہین ہم اسلئے کرتے ہین **جواب** جب بعض فقہا
کئے کر کے تم اسکو اختیار کئے ہین تو پھر کیا آزار ہی ہمکو کہ پندرہ سولہ کتاب مین فقہا کے یہہ فعل
کرنا کر کے مرقوم ہی تم لوگ اسمین گفتگو کرتے ہو اور اس فعل متبرک سے لوگ کو محروم رکھتے ہو **قول**
نجدی وہابی اور کتابون مین عقاید اہل سنت وجماعت کے لکھا ہی کہ فالحسن ما حسنہ
الشرع والقبیح ما قبحہ الشرع یعنے بھلا وہ ہی جسکو شرع نے ہی بھلا کہا ہی اور برا وہ ہی جسکو
شرع نے ہی برا کہا ہی پھر جسکو شرع نے ہی بھلا نہین کہا اسکو اپنے طرف سے بھلا جاننا خلاف عقیدہ اہل
سنت وجماعت کے ہی بلکہ اسنے اپنے طرف سے نئی شرع ایجاد کی معاذ اللہ منہا **جواب اول**
اجی نجدی وہابی صاحب تمہارے ہی اس عبارت سے ہمارا مطلب صاف ثابت ہوگیا کیونکہ جو چیز کو شرع بھلا
کہا ہی وہ تو بیشک بھلا ہی اور جسکو شرع نے ہی برا کہا ہی وہ بیشک برا ہی اور قطع نظر ہمارے دلایل مذکورہ
کے ہم تمہارے سے ایک بات پوچھتے ہین جسکو کہ شرع بھلا کہی وہ بھلا ہوا اور جسکو برا کہی وہ برا ہوا اور ایک کام
ایسا ہی جسکو شرع برا اور بھلا ہر دو نہی کہے ایسے کام کو کیا کہتے ہین برا تو کہا نہین سکتے کیونکہ اصل اشیاء
کا اباحت ہی پس نظر اسنے اس قاعدے کے بھی وہ فعل مستحسن اور مقبول ہوا اور منکرین کو کچھہ دلیل نہین
انکار کے لئے **جواب دوسرا** یہہ فعل مستحسن ہونے کی اور ایک دلیل ہی جو مشکات شریف کے اوپر

حدیث شریف مذکور ہوئی اور وہ یہہ ہی من سن فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها
الخ **جواب تیسرا** اجی نجدی وہابی صاحب ہم ہمارے مسئلہ ما نحن فیہ کو احادیث اور صحابہ اور فقہا
کے قول سے بخوبی ثبوت کو پہونچاتے ہین بخلاف تمہارے تقویۃ الایمان کے بہت سے مسئلون کو
کوئی دلیل سے ثابت کئے ہو نہ بیان کرو اور تم لوگ اپنے کتابون مین الٹے اصل مسائل لکھنا اور اہل سنت
پر اعتراض کرنا گویا شرع نئی سید احمد صاحب کے لئے ایجاد کرنا ہی **قول نجدی وہابی** جن محدثون نے
اس حدیث کے باب مین لکھا ہی انمین سے بعض محدثون کے قول بیان کئے جاتے ہین ایک ماہر احادیث
حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ ہین جنہون نے کتاب مقاصد حسنہ مین اس حدیث
کو بیان کرکے آخر مین کہا ہی ولا یصح یعنے یہہ حدیث صحیح نہین ہی انکے اس عبارت سے دو باتین
بوجھے جاتے ہین ایک یہہ کہ یہہ حدیث صحیح نہین ہی لیکن ضعیف ہی اور دوسری یہہ کہ یہہ حدیث موضوع
ہی **جواب اول** اجی نجدی صاحب یہہ حدیث صحیح نہین ہولنے سے یہہ بات لازم نہین آتی
کہ وہ حدیث موضوع ہی اگر موضوع ہوتی تو امام سخاوی صاف اسکو موضوع کرکے لکھدیتے
حالانکہ ایسا انھون نے نہین فرمایا اور نہین لکھا جیسا کہ تم لکھے ہین **جواب دوسرا** امام سخاوی نے
اس فعل کو مستحسن جانکر اپنے کتاب مقاصد حسنہ مین داخل کئے لیکن یہہ حدیث کو نسے قسم کی ہی
کہین تو فرماتے ہین یہہ حدیث مرفوع کے قسم سے نہین بلکہ ضعیف ہی **جواب تیسرا**
امام سخاوی لا یصح فرمانے سے یہہ حدیث کی موضوعیت ثابت ہوتی ہی کہتے ہین تو بھلا اس
حدیث کو جو وہی فردوس دیلمی مین راگ کے حرمت مین آئی ہی امام سخاوی وہی حدیث کو
مقاصد حسنہ مین لا یصح فرماتے ہین کیا کہتے ہو جیسا کہ شرح سفر السعادت مین مولانا شیخ عبد الحق
دہلوی فرماتے ہین وازدیلمی در مسند فردوس از انس باین لفظ آوردہ الغناء واللهو
ینبتان النفاق فی القلب کما ینبت الماء العشب والذی نفسی بیده ان
القران والذکر ینبتا الایمان فی القلب کما ینبت الماء العشب وسخاوی در
در مقاصد حسنہ گفتہ کہ ولا یصح کما قاله البیروی یعنے فرماتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راگ اور کھیل اُگاتے ہین نفاق کو دل مین جیسا کہ اُگاتا ہی پانی گھانس کو اور قسم ہی اسکی جو نفس
میرا ہات مین اسکے ہی بیشک قرآن اور ذکر اُگاتے ہین ایمان کو دل مین جیسا کہ اُگاتا ہی پانی گھانس
کو اور سخاوی مقاصد حسنہ مین فرماتے کہ صحیح نہین ہی وہ جیسا کہ فرمائے نووی کیون صاحب
جیسا کہ سخاوی وضع ابہام کی حدیث کو لایصح کرکے فرمائے ویسا ہی اس حدیث کو بھی جو فردوس
دیلمی سے مذکور ہی فرمائے اب تمہارے قول سے لایصح کہنے سے موضوعیت ثابت آئی
کہتے ہین تو پھر راگ کی حرمت پر کوئی دلیل قوی نہین کیونکہ اس حدیث کو بھی وہی لایصح کرکے فرمائے
اور جتنے احتمالات تمہارے قول سے اُس حدیث وضع ابہام پر آتے ہین وے سب اس حدیث
پر آتے ہین **سوال** اگر کوئی کہے کیا ضروری یہہ بات کہ یہہ ایک حدیث صحیح نہین ہونیسے کل حدیث
اسباب جو آئے ہین وے سب صحیح نہین ہونا لازم نہین آتا **جواب** اسطرح سے وضع ابہام کے
باب مین جتنے حدیثین کہ آئے ہین ایک کو صحیح نہین کہنے سے وے سب غلط ہونا لازم نہین
آتا **سوال** اگر کسی نے کہا کہ وضع ابہام کے مقدمہ مین جو احادیث کے آئے ہین سب ضعیف ہین یا
موضوع جیسا کہ محدثین لکھے ہین **جواب** اسطرح سے علماء محدثین جتنے حدیثین کہ راگ کے حرمت کے
باب مین آئے ہین وے سبکو مطعون یا موضوع کہتے ہین چنانچہ مدارج النبوہ سے مذکور ہوا اور
ماسوائے اسکے خود شیخ عبد الحق دہلوی شرح سفر السعادت مین فرمائے ہین وشاید کہ تو بگوئی شک
نیست کہ درین میان احادیث کہ ہست محدثین حکم بضعف آن کردہ اند وتصریح بصحت آن نمودہ
وبعضے ازآن قبیل است کہ بعدم صحت آن حکم کردہ اند چنانچہ درضمن بیان اشارتے بدان کردہ شد
مدعائے مصنف آنست کہ حدیثے صحیح درین باب نیامدہ اگر ازاداری بیاریا حقیقت معلوم شود
کیون جی نجدی وہابی صاحب محدثین کے ضعیف بولنے سے علماء فقہا کو کچھ نقصان نہین ہوا اور راگ
کی حرمت ثابت ہی کئے اسیطرح سے وضع ابہام کے مقدمہ مین محدثین نے کلام کئے ہین لیکن
فقہا اسکو ثابت کئے ہین **قول نجدی وہابی** اور اسیطرح علامہ زمان شیخ عبد الرحمن دہلی نے
جو علم حدیث مین بڑے عالم ہین اپنی کتاب تمیز الطیب عن الخبیث مین اس حدیث کی صحت کا انکار

گیا تو موضوع ہونا اسکا لازم نہیں آتا جیساکہ سخاوی کے قول سے ثابت نہین آیا **قول نجدی**
وہابی اور اسیطرح عالم ماہر شیخ محمد طاہر پٹنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مجمع البحار کی فصل
موضوعات مین اس حدیث کو بیان کرکے کہا ہی کہ یہہ حدیث صحیح نہین ہی چنانچہ موضوعات کے
فصل مین بیان کرنا خود دلالت کرتا ہی اسبات پر کہ انکے نزدیک بھی یہہ حدیث موضوع ہی **جواب**
اجی نجدی وہابی صاحب تم اور تمہارے تمامی بڑے مکار ہین اور دروغگو کیونکہ تم مجمع البحار
کی جو عبارت کہ تمہارے رسالہ دفع البہتان عن رسول اٰخر الزمان کے بائیسوین صفحہ مین لکھے
ہین اسکو ہم بیان تحریر کرتے ہین اور اسمین تمہارا مکر و فریب مسلمان بھائیون کو دکھلاتے ہین
اور وہ عبارت یہہ ہی مسح العینین بباطن انملتی المسبحتین بعد تقبیلہما
عند سماع اشہد ان محمدا رسول اللہ مع قولہ اشہد ان محمدا عبدہٗ
ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نبیا ذکرہ الدیلمی ولا یصح کذا ما اورد عن الخضر علیہ السلام من قال
مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم
یقبل ابہامیہ ویجلہما علی عینیہ لم یعم ولم یرمد ابدا یعنے ملنا آنکھو
کلمہ کے انگلیون کی نوک سے ان دونون کو بوسہ دئے بعد نزدیک سننے لفظ اشہد ان
محمدا رسول اللہ کے ساتھہ کہنے اسکے اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام
دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیا ذکر کیا اسکو دیلمی نے حالانکہ صحیح نہین ایسا ہی ہی وہ جو
لایا گیا ہی خضر علیہ السلام سے جسنے کہا مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پھر بوسہ دیوے اپنے دونون انگوٹھے سے اور رکھولے ان دونون کو اپنے آنکھہ پر یعنے رکھے
نہ اندھا ہوگا اور نہ صاحب آشوب کبھی اب ناظرین بغور ملاحظہ فرماوین اس عبارت مجمع البحار
سے اتنی بات ثابت ہوی ولا یصح یعنے صحیح نہین جیساکہ سخاوی کی عبارت سے ثابت
ہوی اور جو جواب کہ ہم سخاوی کی عبارت کو دئے وہی جواب اسکا بھی ہی اور اس عبارت

ہی حالانکہ اس حدیث شریف کو جو امام شافعی رح اس مسئلہ کو نکالے ہین بیہقی شعب الایمان مین اور
اور امام غزالی احیاء العلوم مین اس حدیث کو ضعیف کرکے لکھے ہین اور مسئلہ خیار الرویت کا امام اعظم
رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رح کے مذہب مین جائز ہی یعنے اگر کسو نے کوئی چیز بن دیکھ کر خرید
کیا تو وہ بیع صحیح ہی دونون اامون کے نزدیک جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہی من اشتری شیئاً الخ
حدیث سے یہہ دونون اماموں نے اس قسم کی بیع درست رکھا ہی حالانکہ اس حدیث کو دارقطنی نے
ضعیف کرکے لکھا ہی اگر شک ہی تو منہاج جو شافعی مذہب کی فقہ ہی دیکھہ لو **قول نجدی وہابی**
لیکن کئی شرطون کے ساتھ چنانچہ انہین سے ایک یہہ ہی کہ وہ حدیث بشدت ضعیف نہ ہووے
جواب اجی نجدی وہابی صاحب جو احادیث کہ وضع ابہام کے مقدمہ مین آئے ہین بعض علما صحیح
کہے ہین جیسا کہ فتوح الاوراد کے مصنف وغیرہ اور بعض احادیث کو بعض علماء ضعیف کہے ہین اگر کوئی
بشدت ضعیف ہی کرکے کہا ہو تو بھی ہمکو کچھہ نقصان نہین کیونکہ وہ قول بالکل بعض کا ہی اور وہ
بعض حکم مین النادر کالمعدوم کے ہی **قول نجدی وہابی** اور جو کام اس سے ثابت ہوتا ہی اسکو
سنت نہ جاننے جیسے دونون ہاتھون کے انگوٹھے چوم کر اپنے دونون آنکھون پر رکھنا اذان مین اشہد
ان محمداً رسول اللہ سنکے **جواب اول** اجی نجدی وہابی صاحب جو فعل کہ محض حدیث ضعیف سے
ثبوت کو پہونچا ہی اسکو یقین نکرے کہ یہہ فعل یا یہہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہی
لیکن علی سبیل الاحتمال جائز ہی کوئی مانع نہین ہی جیسا کہ طحطاوی مین ہی وان لا یعتقد ای یتیقن
الفاعل سنیۃ ذلک ای ورودہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فعلاً او قولاً واما علی سبیل الاحتمال فلا
مانع انتہی **جواب دوسرا** اجی صاحب اس فعل کو ہم جو سنت جانکر کرتے ہین نظر کرتے اس حدیث
ضعیف کے نہین ہی بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہی **قول نجدی وہابی** سو واسطے کہ یہہ فعل
نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہی اور نہ کسی صحابی سے **جواب** اجی نجدی وہابی صاحب
یہہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہویا نہو ہمکو اس سے نقصان نہین لیکن دو جلیل القدر
صحابہ سے یعنے جناب ابوبکر صدیق اور جناب علی رضی اللہ عنہما سے ثبوت کو پہنچا ہی پس اس

صورت مین ہمارے لئے عمل کرنیکے لئے کفایت کرتا ہی **قول نجدی وہابی** اور جتنے حدیثین
اس باب مین نقل کرتے ہین وے حدیثین اچھے عالمون کے نزدیک موضوع ہین جیسے امام جلال الدین
سیوطی وغیرہ **جواب** اجی نجدی وہابی صاحب امام جلال الدین سیوطی کے طرف اس حدیث کی موضوعیت
کی نسبت جو کرتے ہین سراسر تہمت ہی آیندہ اسکا جواب مفصلاً لکھونگا انشاء اللہ تعالی **قول**
نجدی وہابی اور بعضون کے نزدیک بشدت ضعیف ہین **جواب** اجی نجدی وہابی صاحب اسکا
جواب تمہارے اس قول کے آگے جو میرا قول ہی وہان دیکھ چکا ہون اعادہ کرنیکی حاجت نہین **قول**
نجدی وہابی پھر جو کوئی کہے کہ یہہ عمل ہم سنت جانکر نہین کرتے بلکہ اسکو افضل جانتے ہین اور
اسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ہی اسواسطے ہم یہہ عمل کرتے ہین تو اسکا جواب یہہ ہی
کہ صحیحین مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہی من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد
اسکی معنی جو کوئی کرے ایسا عمل کہ اسپر ہمارا حکم نہین ہی سو وہ مردود ہی یہان تمام ہوا قول
نجدی صاحب کا **جواب اول** اجی نجدی وہابی صاحب مراد اس حدیث شریف سے یہہ ہی
کہ وہ فعل جو کسو نے نکالا ہی اگر خلاف دلیل اربعہ کے ہی تو مردود ہی نہین تو بیشک جائز و مستحسن
ہی وگرنہ ناقص نصین مین لازم آویگا جیسا کہ مشکات شریف کے حدیث صحیح مین وارد ہی من
سن فی الاسلام سنة حسنة فلہ اجرھا الخ یعنے جو شخص کہ نکالا طریقہ اسلام مین طریقہ
نیک واسطے اسکے اجر ہی الخ اور یہہ طریقہ جو ہم کرتے ہین بیشک نیک ہی اگر بد ہی تو کوئی ایک دلیل لاؤ
اپنے حق سے گفتگو مت کرو اور ماسوائے اسکے ہم لوگ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرنیکے
لئے مامور ہین اسپر دلیل اربعہ شاہد ہین **جواب دوسرا** اگر تطبیق ہر دو حدیث شریف مین نہین دیتے
ہین اور تم لائے سو حدیث کا حکم مطلق ہی ہی کہتے ہین یعنے جس کام کا حکم خدا و رسول نہین کئے ہین وہ
کام مردود ہی کہتے ہین تو تمہاری ہی لائی ہوی حدیث شریف سے تم اپنے قدمون پر تیشہ مارتے ہو
اور وہ یہہ ہی کہ تمہارے مولانا اسمعیل دہلوی تقویت الایمان مین لکھے ہین قولہ رخصت ہوتے
وقت الٹے پاؤن چلنا انتہی یعنے کعبة اللہ کا طواف کرکے واپس جانیکے وقت کعبة اللہ کے طرف

یہہ کہان ثابت ہوتا ہی کہ وہ حدیث موضوع ہی جیسا کہ تم مکار نے لکھے ہین اور دوسری یہہ
بات ہی کہ مجمع البحار والے نے اس حدیث کو موضوعات کے فصل مین لکھنے سے یہہ بات ثابت
نہین ہوتی کہ یہہ حدیث موضوع ہی کیونکہ انھون نے اس فصل موضوعات مین بہت سے
احادیث صحیح بھی لکھا ہی اگر شک ہی تو دیکھ لو اور تیسری بات یہہ ہی تم نے جو مجمع البحار کی عبارت
لکھی ہے بڑی دھوکا بازی کی ہی کیونکہ اس عبارت کے اخیر عبارت کو چھوڑ دیا ہی اور اسمین
اہل سنت وجماعت کی بڑی دلیل تھی اور وہ عبارت یہہ ہی یعنے **لم یعم ولم یرمد ابدا** و**قد جربه ذلك عن كثيرين** یعنے اندھا نہوگا اور نہین آشوب ہوگا اور یہہ فعل یعنے نام
مبارک اذان مین سنکر آنکھون پر انگوٹھے رکھنے سے آشوب نہین ہوتا کر کے بہتون سے
ازروے تجربہ کے مروی ہی یعنے بہت لوگ تجربہ کئے کیون جی نجدی وہابی صاحب اس
عبارت کو کیون نہین تمنے لکھے جو اہل سنت کی بڑی دلیل ہے **قول نجدی وہابی** امام
جلال الدین سیوطی نے کتاب تیسیر المقال مین صاف لکھا ہی **والاحاديث التي رويت
في تقبيل الانام وجعلها على العينين عند سماع اسمه صلعم عن المؤذن
في كلمة الشهادة كلها موضوعات** یعنے جتنے حدیثین انگوٹھے چومنے کے ہین آنحضرت
کا نام مؤذن سے سنکر وے سب موضوع ہین **جواب اول** اجی نجدی وہابی کشف الظنون فی
اسامی العلوم والفنون کر کے ایک کتاب معتبر بنی ہوی ہی اور اس کتاب مین جتنے کتب کہ اسکے
زمانے تک بنے سب کے نام اس کتاب مین موجود ہی اور اسیطرح جلال الدین سیوطی کے بھی جتنے تصانیف
کہ ہین اسمین موجود ہی بخلاف تیسیر المقال کے کہ اس کشف الظنون مین اسکا کچھ پتا ہی نہین اور قطع نظر اسکے
خود جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ لکھے ہین اور اسمین آپ جتنے کتاب
کہ تصنیف کئے ہین سبکا ذکر کئے ہین اور یہہ کتاب تیسیر المقال کا کچھ ذکر ہی نہین **جواب دوسرا**
اجی نجدی وہابی صاحب تم اس عربی عبارت کو تمہارے رسالہ کے آٹھوین صفحہ مین بھی لکھے ہین اور
اسکا یہہ بھی تم تحریر فرمائے ہین (۱) اور بھی امام نے کتاب الدرة المنتثرة في الاحاديث المشتهرة مین

ایسا ہی لکھا ہی) اجی نجدی وہابی صاحب یہہ بندہ یہہ کتاب مذکور کو حرفاً حرفاً اور لفظاً لفظاً
دیکھا لیکن کہیں اس حدیث کا ذکر نپایا غرض تم لوگ کذب کو اپنا طریقہ مقرر کئے ہو اور تمہارے ہی
لئے سرور انبیا سر دفتر اصفیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین اَلْکَذَّابُ لَا اُمَّتِیْ
قول نجدی وہابی اسی سبب سے مولانا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے استفتا کے جواب مین
اس فعل کو بدعت سیئہ لکھا ہی چنانچہ اس استفتاء کی عبارت بجنسہ نقل کیجاتی ہی **سوال** دروقت اذان
یا وقت دیگر کہ نام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میشنوند وانگشتان ہر دو دست یکجا کردہ می بوسند و
بر چشمان می نہند این جائز است یا نہ **جواب** در وقت اذان سوائے جواب کلمات اذان چیزے
دیگر ثابت نشدہ و در وقت ذکر نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوائے فرستادن درود بر آنحضرت چیزے
دیگر ثابت نشدہ واین عمل از روے احادیث معتبرہ نہ در زمانہ آنحضرت صلعم ونہ در زمانہ خلفاء راشدین
ثابت شدہ واین عمل را بوقت اذان یا بوقت شنیدن نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنت یا
مستحب الستہ کردن بدعت است ازین امر احتراز باید کرد واگر بنا بر عمل تجربہ یا بفرمودہ بزرگی نماید
شاید مضائقہ ندارد والخ **جواب** اجی نجدی وہابی صاحب فتوے کی نسبت جناب مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب کے طرف جو کرتے ہین اسکو ہم تسلیم نہین کرتے کیونکہ احتمال ہی مولانا موصوف
کے طرف یہہ جھوٹی نسبت تم لوگ کئے ہو گے **جواب** دوسرا یہہ ہی ہم تسلیم بھی کئے کہ تمہارا یہا
فتوی تمہارا ہی گلا کاٹتا ہی اور وہ یہہ ہی واگر بنا بر عمل تجربہ یا بفرمودہ بزرگے نماید شاید مضائقہ
ندارد یعنے اور اگر کوئی شخص تجربہ کے سبب یا کسی بزرگ کے بتلانے سے کرے تو شاید مضائقہ نہو
واہ کیا خوب آپ ہی اسکو بدعت سیئہ کہتے ہین اور اس سے پرہیز کرنا فرماتے ہین اور پھر آپ
ہی اسکو بسبب تجربہ کے یا کسی بزرگ کے فرمانیکے سبب سے کئے تو کچھہ مضائقہ نہین کہتے ہین
صاحبان ذرا فکر کرکے دیکھو کہ جو کام کہ بدعت سیئہ ہی وہ حرام ہی اور فعل حرام کا تجربہ بھی کرنا اور
اوسمین بھلائی کی امید رکھنا خلاف شرع ہی اور تیسری بات یہہ ہی اس فتوے مین یہہ بھی موجود
ہی اگر کوئی بزرگ کے فرمانیکے سبب سے کئے تو کچھہ مضائقہ نہین واہ یہ کیا خوب ہی تو تم

تو اسکے بدعت سیئہ کے قائل ہو چکے اب چلئے کہتے ہین کہ کسی بزرگ کے فرمانیسے کئے تو کچھ
مضائقہ نہین بھلا صاحب آپکی اب کیا شیخی باقی ہی تمہارے ہی فتوے سے معلوم ہو چکا کسی
بزرگ کے فرمانیسے کیا جائے پھر کیا شقاوت تم کو دامن گیر ہوی تہی بڑے بڑے جلیل القدر فقہا
اس فعل مستحب کو کرنا کرکے لکھے ہین اور وہ جو مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے فتوے مین لکھے ہین
آنچہ در بعضے کتب فقہ این را مینو یسند آن کتبہا چندان اعتبار ندارند **جواب** یہہ عجب فتوی ہی کہ آپ
ہی لکھا اگر کسی بزرگ کے فرمانے سے کئے تو کچھ مضائقہ نہین پھر آپ ہی کہتے ہین کہ آنچہ در بعضے کتب فقہ
این را مینو یسند آن کتبہا چندان اعتبار ندارند انتہی ہم کہتے ہین کیا ان فقہا سے ایک شخص بھی بزرگ نہین اب
ناظرین ملاحظہ فرمانیکے لئے یہہ بندۂ عاصی معتبر کتابون سے اس قول کا استحباب ثابت کیا ہی جیساکہ ردالمختار
حاشیہ درالمختار مین ہی یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشہادۃ صلی اللہ علیک
یارسول وعند الثانیۃ منہا قرت عینی بک یارسول اللہ ثم یقول اللہم متعنی
بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابہامین علی العینین فانہ علیہ السلام
یکون قائدا لہ الی الجنۃ کذا فی کنز العباد اھ قہستانی ونحوہ فی الفتاوی الصوفیۃ
وفی کتاب الفردوس من قبل ظفری ابہامیہ عند سماع اشہد ان محمدا رسول اللہ
فی الاذان انا قائدہ ومدخلہ فی صفوف الجنۃ وتمامہ فی حواشی البحر للرملی
عن المقاصد الحسنۃ للسخاوی وذکر ذلک الجراحی واطال ثم قال ولم یصح فی
المرفوع من کل ہذا شیٔ ونقل بعضہم ان القہستانی علی ہامش نسختہ ان ہذا مختص
بالاذان واما فی الاقامۃ فلم یوجد بعد الاستقصاء التام والتتبع یعنے مستحب ہی
کہنا نزدیک سنے شہادت اولی کے صلی اللہ علیک یارسول اللہ اور نزدیک شہادت ثانی
کے قرۃ عینی بک یارسول اللہ بعد از کہے اللہم متعنی بالسمع والبصر بعد رکھنے ہردو
ناخن انگوٹھے کے آنکھون پر پس سبب اس فعل کرنیکے ہو وینگے آنحضرت علیہ السلام کھینچ لیجانیوالے اسکو
طرف جنت کے کذا فی الکنز العباد آخر تک قہستانی اور مانند اسکے ہی فتاوی صوفیہ مین اور بیچ کتاب فردوس

کے ہی جو شخص کہ بوسہ دیا ہر دو ناخن کو ہر دو انگوٹھون کے نزدیک سننے اشہد ان محمد رسول

اللہ بیچ اذان کے فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کھینچ لیجا نیوالا ہون اسکو اور داخل کرنیوالا ہون

اسکو صفون مین جنت کے اور یہہ تمام حواشی مین بحر رملی کے ہی مقاصد حسنہ سے جو سخاوی کی اور ذکر اسکو

جراحی اور طول کیا تسیع کہا اور نہین صحیح ہی مرفوع کرکے انسے کوئی شئی اور نقل کئے بعضون نے

تحقیق کہ لکھا قہستانی ہامش کے نسخون پر تحقیق کہ یہہ خاص بیچ اذان کے ہی اور لیکن اقامت مین پس نہین پایا

گیا بعد جستجو کے اجی نجدی وہابی صاحب رد المحتار حاشیہ در المختار عرب وعجم مین معتبر فقہ

ہی کیا تمہارے نزدیک معتبر نہین اور محیط مین ہی قیل ان النبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

دخل فی المسجد فی عشر المحرم فجلس عند الاسطوانۃ وجلس حذاءہ ابوبکر رضی اللہ

عنہ فقال بلال رضی اللہ عنہ فیوذن حتی بلغ الی قولہ اشہد ان محمدا رسول اللہ

فقبل ابوبکر رضی اللہ عنہ ظفری ابہامیہ ووضع علی عینیہ وقال ابوبکر

قرۃ عینی یا رسول اللہ فلما فرغ البلال عن الاذان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم یا ابابکر من فعل مثل ما فعلت غفر اللہ تعالی ذنوبہ جدیدۃ وقدیمۃ عمدا او

خطاء یعنے مروی ہی تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوے مسجد مین عشرہ محرم مین پس بیٹھے نزدیک استون

کے اور بیٹھے مقابل اسکے ابوبکر رضی اللہ عنہ پس کھڑے رہے بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے ہوے یہان تک

کہ پہنچے قول تک اشہد ان محمدا رسول اللہ پس بوسے دئیے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر دو ناخن کو ہر دو انگوٹھون

کے اور رکھے ہر دو آنکھ پر اور فرمائے ابوبکر رضی اللہ عنہ قرۃ عینی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

آلہ وسلم پس جب فارغ ہوے بلال رضی اللہ عنہ اذان سے پس فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا ابابکر جو شخص کریگا مثل اسکے جو تو کیا بخشیگا اللہ تعالی گناہونکو اسکے اگلے اور پچھلے عمداً اور خطاً اور

مضمرات مین ہی وضع الابہامین سنۃ عند قولہ اشہد ان محمدا رسول اللہ وفی

المسعودی وضع الابہامین ان تضع ظفریك علی عینیك ولا تمدہا ملا

فصیح الدین یعنے مضمرات مین ہی رکھنا ہر دو انگوٹھون کا سنت ہی نزدیک قول موذن کے جو

اشھد ان محمدا رسول اللہ کہتا ہی اور مسعودی مین ہی لکھا ہر دو انگوٹھونکا بیہہ کہ رکھے تو
ہر دو ناخن کو تیرے آنکھ پر اور نہین کہینچے ملا فصیح الدین اور صلوۃ نخشی مین ہی چون موذن اول
بار بگوید اشھد ان محمدا رسول تو بگوید صلی اللہ علیک یا رسول اللہ و چون دوم بار
بشنوی بگو قرۃ عینی بک یا رسول اللہ و ناخن ہر دو ابہام بر چشم کن و در طریق وضع یعنی نہادن
نہ بسبیل مد یعنے کشیدن و این دعا بخواند اللھم متعنی بالسمع والبصر حضرت رسالت پناہ
میفرماید من سمع اسمی فی الاذان وضع ابہامیہ علی عینیہ فانا طالبہ فی صفوف
القیامۃ وانا قائدہ الی الجنۃ ھکذا فی کنز العباد اور شرح تحفہ محمدی مین جو مولوی
قاضی شاہ عبدالقدوس صاحب بنگلوری کے لکھے ہین اور روایت کئے گئی ہی فقیہ محمد ابن ساعد ابن خولانی سے
کہ کہا اسنے خبر دیا مجھے فقیر زاہد بلالی نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہ فرماتے آپنے جو شخص موذن سے
اشھد ان محمدا رسول اللہ سنکر کہیگا مرحبا بحبیبی و قرۃ عینی محمد ابن عبداللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور بوسہ دیگا اپنے دو انگوٹھون کو اور رکھیگا انکو دو آنکھون پر تو وہ
شخص اندھا نہوگا اور نہ آنکھ آشوب کرینگے اور اسی کتاب مین ہی اور کہا طاؤس نے سنا مین محمد بن نصر
بخاری سے ایک حدیث کو کہ جسکا مضمون یہہ ہی اشھد ان محمدا رسول اللہ سنکر اپنے دو انگوٹھون
کے ناخنونکو بوسہ دیکر انکو رکھیگا اپنے دو آنکھون پر اور کہیگا اللھم احفظ حدقتی ببرکۃ
حدقتی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم و نورھما وہ شخص اندھا نہوگا اور خزانۃ الروایۃ مین
ہی کنز العباد من صلوۃ النخشی فی الحدیث من سمع اسمی فی الاذان
ووضع ابہامیہ علی عینیہ فانا طالبہ فی صفوف القیامۃ
وقائدہ الی الجنۃ مقدمۃ الصلوۃ چو نام نبی اندرون بشنودہ دو ابہام
بوسہ دودیدہ نہدہ ف فی قصص الانبیاء و مونس الاسرار ان آدم
علیہ السلام اشتاق لقاء محمد صلی اللہ علیہ
والہ وسلم حین کان فی الجنۃ فاوحی اللہ تعالی

هو متوصلبك وظهر فى اخر الزمان فسال
تعالى لقاءه فاظهر الله تعالى وجه محمد صلى الله عليه وآله وسلم
فى صفاء ظفر آدم عليه السلام مثل المرءة فاذا نظر فى صفاء ظفرى ابهاميه
ورای وجه محمد صلى الله عليه وآله وسلم فقبل ظفرى آدم ومسح على عينيه
فصار اصلا لذريته فاذا اخبر جبرئيل عليه السلام هذه القصه فقال النبى
عليه السلام من سمع اسمى فى الاذان فقبل ظفر ابهاميه ومسح على عينيه لم
يعم ابدا یعنے خزانۃ الروایہ میں کنز العباد اور صلوۃ النخشی سے حدیث شریف میں آیا ہی جو شخص کہ سنا
نام میرا اذان میں اور کہا ہر دو انگوٹھوں کو آنکھوں پر اپنے پس میں ڈھونڈونگا اسکو صفوں میں قیامت
کے اور کھینچ لیجاؤنگا اسکو طرف جنت کے مقدمہ صلوۃ جو نام نبی اندرون شنود ۔ دو ابہام بو
دو دیدہ نہد ۔ فائدہ بیچ قصص الانبیا اور مونس الاسرار کے ہی کہ تحقیق آدم علیہ السلام مشتاق ہوئے
لقاء محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسوقت کہ تھے جنت میں پس وحی کیا اللہ تعالی وہ یعنے آنحضرت صلب
سے تمھارے ہی اور ظاہر ہوگا آخر زمانے میں پس سوال کئے آدم علیہ السلام اللہ تعالی سے ملاقات
کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس ظاہر کیا اللہ تعالی وجہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صفائی میں
ہر دو ناخن آدم کے مثل آئنہ کے جب دیکھے صفائی میں ہر دو ناخن کے منھ کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پس بوسہ دئے ہر دو ناخن کو اپنے آدم علیہ السلام اور مسح کئے ہر دو آنکھ پر پس ہوا وہ اصل
یعنے دلیل ذریت کی انکے جب خبر دئے جبرئیل علیہ السلام اس قصے کی تو فرمائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جو شخص کہ سنا نام میرا اذان میں پس بوسہ دیا ہر دو ناخن کو اپنے اور مسح کیا آنکھوں پر اپنے نہیں اندھا ہوگا
ہرگز اور اسیطرح فتاوی صوفیہ اور فتاوی ناصریہ اور فتاوی غرائب اور جامع الرموز قہستانی کی اور سوا
اسکے بہت سے کتابوں میں مرقوم ہی طوالت کے خوف سے اختصار کیا اور معارج النبوہ میں ہی و تفسیر
بحر العلوم نسفی مذکور ست کہ حق تعالی آدم صفی را بوجود آورد و نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در پشت وی
ودیعت نہادہ بود وہرگاہ کہ آدم علیہ السلام در طرق سموات و تتبع ملکوتیات بایستندی میبادرشتہ

فرشتگان ملاء اعلی و کروبیان عالم بالا ہمہ در قفای آدم علیہ السلام بتعظیم و اکرام میرفتندی حضرت
آدم علیہ السلام از سبب آن احترام سوال فرمود حق تعالی خطاب کرد ای آدم آن نور محمدی است
صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم از ظہر تو ظہور کردہ در متن متانت تو نور سرور افزود ایشان تعظیم آن میکنند
گفت خداوندا چہ شود اگر انتقال آن نور بعضوی از اعضای من کرم فرمائی تا من نیز مشاہدہ آن
نور کنم و خاطر بآن مسرور گردانم حق تعالی آن نور را سابدست راست وی منتقل گردانید چون مشاہدہ
آن نور کرد میان انگشت بر آورد و شہادتین ادا کرد و از انجا بانگشت شہادت موسوم شد و این سنت
در وقت شہادت از آدم علیہ السلام یادگار بماند بعد از ان انگشت بوسید و بر دیدہ مالید و صلوات
با برکات بروح سیادات علیہ افضل الصلوۃ و اکمل التحیات ارسال فرمودہ گویند در وقت اذان در
حین استماع اشہد ان محمدا رسول اللہ بوسیدن آن انگشت و بر دیدہ نہادن نیز سنت آدم علیہ السلام
و احادیث در فضیلت آن آوردہ اند حاصل یہہ ہی جسوقت آدم علیہ السلام جنت مین سیر کرتے تھے اور
ملائکہ ادب زیادہ کرتے تھے اور آدم علیہ السلام کے پیچھے چلتے تھے اور آگے نہین چلتے تھے اسوقت
آدم علیہ السلام خداتعالی سے سوال کئے خداوندا ملائکہ میرا اتنا ادب کرنیکا سبب کیا ہی اسوقت
خطاب ہوا آدم علیہ السلام کو ای آدم پیغمبر آخر الزمان کا نور تمہارے پشت مین ہی اسی سبب سے یہہ
فرشتے اتنا ادب کرتے ہین اسوقت آدم علیہ السلام نے عرض کئے خداوندا آپکے نور کو میرے کوئی
ایک اعضا سے ظاہر کرنا کہ مین اسکو مشاہدہ کرون تب پروردگار عالم آپکے کلمے کے انگلی مین ظاہر کیا
پھر آپنے دیکھے اور بوسے دئے اور آنکھون پر رکھے اور صلوات با برکات روح پر سیادات علیہ افضل
الصلوات و اکمل التحیات کے بھیجے اور کہتے ہین کہ وقت اذان کے جب سنے موذن سے اشہد ان
محمدا رسول اللہ بوسہ دینا انگلیونکو اور آنکھون پر ملنا یہہ سنت آدم علیہ السلام کی ہی اور احادیث
فضیلت مین اسکے آئے ہین سوال معارج النبوۃ اور خزانۃ الروایۃ سے صاف یہہ بات معلوم ہوئی کہ
یہہ فعل آدم علیہ السلام کی سنت ہی نہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی سنت پھر ہم اسکو کیا سبب کرنا
جواب یہہ فعل محض آدم علیہ السلام کے کرکے ہم نہین کرتے بلکہ یہہ کتابونکی عبارت صاف دلالت

کرلی ہی کہ احادیث اس مقدمہ مین آئے ہین اسلئے ہم کرتے اگرچیکہ وہ احادیث ضعیف بھی ہو فضائل
مین درست ہی جیساکہ اوپر مذکور ہوا جواب دوسرا گر ہم تسلیم بھی کئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے یہہ فعل ثبوت کو نہیں پہنچا لیکن ابوبکر صدیق اور علی رضی اللہ عنہما سے ثبوت کو پہنچا ہی جیساکہ
اوپر مذکور ہوا جواب تیسرا ہم تسلیم کئے تمہارے قول کو کہ یہہ سنت آدم علیہ السلام کی ہی کیونکہ بانی
اس فعل کے حضرت آدم ہین لیکن ابتدا مین اس فعل کو آدم علیہ السلام کئے کرکے تجدید وبانیہ اور ہم سنت و
جماعت بھی قائل ہین اور یہہ فعل آدم علیہ السلام کئے کرکے خبر دینے سے خدا ورسول کے ہمکو معلوم
ہوا جب ہمکو معلوم ہوا کہ یہہ شریعت مین آدم علیہ السلام کے تھا تو ہمکو لازم ہوا شریعت سابق کا قبول
کرنا اگر اسکو خدا ورسول بیان کرکے خاموش ہوگئے ہین اور اس فعل سے ہمکو منع نہین کئے ہین جیسا
نورالانوار مین مرقوم ہی وشرائع من قبلنا تلزمنا اذا قص اللّٰہ ورسولہ من غیر انکار
یعنے اگلے شریعتان کو قبول کرنا لازم ہوتا ہی ہمکو جسوقت کہ قص بیان کئے خدا اور رسول اسکا بغیر انکار
کے پس جب اصول کا قاعدہ یہہ ہی تو پھر کیا چیز مانع ہوی اس فعل مستحسن کے کرنے کو لوربا سوائے
ان دلایل ساطعہ وبراہین قاطعہ کے ہم اور ایک دلیل بیان کرتے ہین کہ مسلمان بھائیان بنظر تامل
ملاحظہ فرماوین کہ حدیث شریف مین آیا ہی چنانچہ وہ حدیث مشکات شریف مین ہی من سن فی
الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا ومن سن فی الاسلام
سنۃ سیئۃ فلہ وزرھا الخ یعنے جسنے نکالا ایک طریقہ اسلام مین طریقہ نیک پس واسطے
اسکے اجر ہی اسکا اور اجر ہی واسطے اس شخص کے جو عمل کیا اسپر اور جو شخص کہ طریقہ ایک نکالا
اسلام مین طریقہ بد پس واسطے اسکے وزر ہی آخر تک پس اس فعل کے محمود ہونے مین کچھ شبہہ نہین ہی
کیونکہ فضیلت پر سرور انبیا کے دلالت کرتا ہی قول نجدی وہابی اب معلوم کرنا چاہئے کہ ان
سب علماے محدثین نے اس حدیث کی صحت کا انکار کیا ہی وراس انکار مین امام سخاوی مقدم
ہین جواب جی نجدی وہابی صاحب ہم تسلیم کئے علماء محدثین اگر انکار کئے ہین تو اس حدیث کے
صحت کا انکار کئے جیساکہ امام سخاوی کئے ہین نہ کہ وہ حدیث موضوع ہی کرکے کہے ہین جیساکہ

تم بیہودہ دعوی کرتے ہین اور ہمارے اس جواب کو رد المحتار حاشیہ در مختار کا قول تائید
دیتا ہی اور وہ یہہ ہی **ولم یصح فی المرفوع** یعنے نہین صحت کو پہنچی مرفوع کرکے اس سے یہہ
بات کہان ثبوت کو پہنچی کہ یہہ حدیث موضوع ہی **قول نجدی وہابی** اور کہا ہی امام سخاوی کہ
یہہ حدیث صحیح نہین ہی یعنے بشدت ضعیف ہی قابل اعتماد کے نہین ہی **جواب** اجی نجدی وہابی امام
سخاوی ولم یصح یعنے صحت کو نہین پہنچی کرکے فرمائے اس سے بشدت ضعیف ہی کرکے کہان
فرمائے ہین انکی کوئی تصنیف سے دکھلا دو اور کس مقام مین یہہ بات لکھے ہین یعنے قابل اعتماد
نہین ہی کرکے کتاب کا حوالہ دو دروغ گفتگو مت کرو **قول نجدی وہابی** انکی یہہ عبارت یعنے ہرگز
نزد محدثین صحیح نشدہ چیزی ازان اس حدیث کی موضوعیت پر دلالت کرتی ہی **جواب** اجی نجدی وہابی صاحب ہنا
ہرگز نزد محدثین صحیح نشدہ چیزی ازان کہنے سے جو حدیث کہ ضعیف ہی وہ موضوع ہونا لازم نہین
چنانچہ ذکر اسکا سابق مین مذکور ہوا ملا علی قاری کے قول سے **قول نجدی وہابی** چنانچہ محدثین کے اصطلاح کے
ماہرون پر یہہ بات ظاہر ہی کہ ایسی عبارت اُسی جگہہ پر لاتے ہین جہان کسی حدیث کی موضوعیت ثابت کرنا
منظور ہوتا ہی **جواب** اجی نجدی وہابی صاحب لم یصح کا کہنا اگر موضوعیت پر دلالت کرتا ہی تو کیا
ملا علی قاری جلیل القدر محدث کو اتنی بات معلوم نتھی کہ حدیث موضوع پر عمل کرنا جائز نہین پر انھون
نے کیونکر یہہ بات لکھی ہی کہ وہ حدیث وضع ابہام کی صحت کو نہین پہنچی مرفوع کرکے مگر ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ تک اسکا صحت کو پہنچنا ہمکو عمل کرنیکے لئے کفایت کرتا ہی پس اس سے صاف وہابیہ کا دعوی
باطل ہی **قول نجدی وہابی** چنانچہ عبدالحق دہلوی نے شرح سفر السعادت مین اس قاعدے کو تفصیل
سے بیان کیا ہی جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ لا یصح کے مقابلے مین کئی احتمال ہوسکتے ہین **جواب** اجی
نجدی وہابی صاحب شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو احتمال کہ تحت مین اس لفظ لا یصح کے بیان
فرمائے ہین ان سبکو اگر تم یہان بیان کرتے تو مین تمہاری بلفریبی کو صاف صاف خاص و عوام کو بتلا دیتا
لیکن تم مسلمانون کو دھوکا دینے کے لئے اس عبارت کو نقل نہین کئے اب تو مین اسکو بیان کرتا ہون
ان احتمالات سے ایک احتمال یہہ ہی کہ وہ حدیث صحیح نہین یعنے موضوع ہی اور دوسرا احتمال یہہ ہی

کہ وہ حدیث مثل صحیح نہین یعنے ضعیف ہی جب یہہ احتمالات اسمین واقع ہو تو جہان یہہ حدیث
صحیح نہین کہنے سے موضوع ہونا لازم نہین آتا جب تک اسکو علمائے دین صاف موضوع کرکے نہین
فرماوینگے بخلاف بعض محدثین کے جو انکی عادت ہوگئی کہ صحیح اور ضعیف حدیثون کو بھی موضوع
کرکے لکھدیتے ہین جیسا کہ ابن جوزی بعض احادیث کو موضوع کرکے لکھدیتے ہین اور ان احادیث کو
ابن حجر صحت کو پہنچاتے ہین اسیطرح سفر السعادت کا مصنف کئی احادیث کو چیزے ازین احادیث
ثابت نشدہ اور بعض جاے پر لکھا حدیثے صحیح نشدہ اس مقام مین شیخ عبدالحق دہلوی اسکا ذکر کرکے
ثبوت کو پہونچاتے ہین چنانچہ قول آیندہ مین اسکا بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی **قول نجدی وہابی** لیکن
جہان یہہ لفظ بولتے ہین کہ درینباب چیزے بصحت نرسیدہ یا بہ ثبوت نہ پیوستہ تو وہان مطلق مضمون
کی نفی مراد ہوتی ہی جس لفظ سے کہ ہو یعنے اس عبارت کا مطلب محدثون کے نزدیک یہہ ہوتا ہی کہ یہہ
مضمون کسیکے نزدیک ثبوت کو نہین پہنچا اس مضمون کو جو شخص روایت کرے کسی عبارت سے کسی کتاب مین ہو وہ
محض غلط ہی قابل اعتبار کے نہین ہی **جواب ای نجدی وہابی** جناب سفر السعادت کی کئی ایکجائے مین اسکا مصنف لکھا ہی
چیزے ازان ثابت نشدہ جیسا کہ کہتا ہی درباب الامام ضامن والمؤذن مؤتمن کہ بچندین اسناد
مرویست چیزے ازان ثابت نشدہ تمام ہوا کلام صاحب سفر السعادت کا مولانا شیخ عبدالحق دہلوی
اس قول کے تحت مین تحریر فرماتے ہین این حدیث را در مشکوۃ از ابی ہریرہ از حدیث احمد و ابی داؤد
و ترمذی و شافعی آوردہ و تتمہ حدیث این است اللہم ارشد الائمہ واغفر للموذنین
و در روایتے از شافعی باین لفظ آمدہ الائمہ ضمناء والمؤذنون امناء و سیوطی در جمع الجوامع
از ابی داؤد و ترمذی و ابن حبان فی صحیحہ و بیہقی در سنن و عبدالرزاق از احمد و ابو یعلی فی مسندہ و
ضیاء مقدسی فی المختارہ از ابی ہریرہ آوردہ و از احمد و ابی یعلی و سعید بن منصور فی سننہ از ابن عمرو
ابی امامہ و از احمد و طبرانی و ابن حبان و بیہقی از عائشہ رضی اللہ عنہا نیز آوردہ بعد اس عبارت کے
شیخ موصوف لکھے ہین و باین ظاہر شد کہ صحت این حدیث مختلف فیہ است میان ائمہ و اکثر طرق وی
صحیح است پس حکم بعدم ثبوت آن مطلقا چنانچہ مصنف کردہ صحیح نباشد یعنے اس بیان سے ظاہر ہوا

صحت اس حدیث کی مختلف فیہ ہی درمیان ائمہ کے اور اکثر طرق اسکے صحیح ہی پس حکم کرنا مصنف کا ساتھ عدم ثبوت کے مطلقاً صحیح نہین ہی اور فرماتے ہین معنی اس حدیث کا وہ ہی کہ امام ضامن اور متکفل ہی قوم کے نماز کا اور اوٹھاتا ہی قرأت کو طرف سے مقتدیون کے اور حفاظت کرتا ہی واسطے مقتدیون کے ارکان اور سنن اور تعداد رکعت مین اور متولی اور سفیر ہی درمیان مقتدیون کے اور پروردگار کے دعا مین الخ کیون جی نجدی وہابی صاحب شیخ عبدالحق دہلوی نقاد حدیث شریف مین کیا تمہارے لکھے کے سر بکا لکھے ہین یا تمہارے دعوے کو باطل و مردود کئے ہین چشم ہدایت سے دیکھو اور مصنف سفر السعادات کے دوسرے مقام مین لکھے ہین و درباب آنکہ الاجماع حجۃ حدیثے صحیح نشدہ یہان شیخ موصوف فرماتے ہین درباب اثبات حجت اجماع تمسک بآیات قرآنی ہست مثل قولہ تعالی وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس و قولہ سبحانہ ویتبع غیر سبیل المومنین و قولہ تعالے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس الآیہ و احادیث نیز درینباب آمدہ و مشہور از آن این دو حدیث ہست اول لا یجتمع امتی علی الضلالۃ در جامع الاصول از حدیث ابن داؤد از ابی مالک اشعری باین لفظ آوردہ ہست کہ گفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحبہ وسلم بتحقیق امان داد خدا تعالی شما را از سہ چیزے آنکہ دعائے بد نکند بر شما پیغمبر شما تا ہلاک شوند ہمہ و غالب نگردانند اہل باطل را بر اہل حق و اجتماع نکنید بر ضلالت الخ اسیطرح شیخ عبدالحق دہلوی بہت سے جائے رد کئے کیون جی نجدی وہابی صاحب یہہ تمام دلائل تمہارے دعوے کو شتر بے مہار سا کر دئے ہین بارثانی تم ایسی جاہلی گفتگو مت کرو اور زبان سے یہہ بات مت بولو جہان یہہ لفظ بولتے ہین کہ درینباب چیزے بصحت نرسیدہ یا بہ ثبوت نہ پیوستہ تو وہان مطلق مضمون کی نفی مراد ہوتی ہی کر کے قول نجدی وہابی اور سخاوی کے قول سے اسبات کو دریافت کرنیکی وجہ یہہ ہی کہ سخاوی نے اس حدیث کو فردوس سے نقل کیا ہی جو دیلمی کی تالیف ہی اور دیلمی کے حق مین حافظ یحیی ابن مندہ نے کہا ہی کہ حافظ شیرویہ دیلمی جوانی ہست زیرک حسن الخلق در مذہب اہل سنت متصلب ہست و از اعتزال دور اما در اتقان معرفت و علم او قصور ہست در صحیح و سقیم احادیث تمیز نکند و لہذا درین کتاب او یعنی فردوس موضوعات و واہیات تودہ تودہ مندرج ہست انتہی مختصراً کذا فی بستان المحدثین

یعنے حافظ شیرویہ دیلمی جوان عاقل او رحسن الخلق ہی مذہب اہل سنت میں مضبوط ہی اور اعتزال
سے دور لیکن مضبوطی معرفت اور علم مین اسکے قصور ہی صحیح اور سقیم حدیثون مین تمیز نہین کرتا ہی
اسیواسطے اسکی اس کتاب فردوس مین موضوعات اور واہیات کے انبار جمع ہین انتہی الخ
جواب اجی نجدی وہابی صاحب اس کتاب فردوس کی تمامی احادیث موضوع اور واہی ہوتے
توخود امام سخاوی اپنے تصانیف مین بہت جائے پر انکے قول کو سند نہین لاتے جیسا کہ شرح
سفر السعادت مین شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سخاوی کی دلیل لائے ہین چنانچہ وہ یہہ ہی لا صلوۃ
لجار المسجد الا فی المسجد کے تحت لکھے ہین در مقاصد میگوید کہ این حدیث دار قطنی و حاکم و طبرانی
در املاء خود آوردہ و از طریقہ دیلمی از ابی ہریرہ نیز آمدہ و دار قطنی و حاکم از جابر و از علی مرفوعًا نیز آوردہ
و ابن حبان در ضعفا از عائشہ آوردہ و اسانید این احادیث ضعیف است پس اس سے صاف
ثابت ہوا کہ صاحب مقاصد حسنہ اگر تمامی احادیث کو فردوس دیلمی کے موضوع ور واہی جانتے تو ہرگز
اپنی کتاب میں اس کتاب کے دلایل سے مزین نفرماتے اور وہی شرح سفر السعادت مین ہی کہ سخاوی مقاصد
حسنہ مین دیلمی کا قول جو سند لائے ہین تحت مین اس حدیث کے جعوا قبل ان لا تحجوا سخاوی
در مقاصد حسنہ از عبد الرزاق آوردہ و گفتہ کہ ابو نعیم و دیلمی از طریق وی از ابی ہریرہ مرفوعًا آوردہ
اند و گفتہ کہ نزد دار قطنی در سنن نیز آمدہ و دو کس از رواۃ این طریق مجہول اند غرض اسیطرح امام
سخاوی مقاصد حسنہ کو اپنے احادیث سے صاحب فردوس دیلمی کے مزین فرماتے ہین اور ان
احادیث سے کیا کیا حکم صادر ہوتا ہی اسکو بھی بیان فرماتے باوجود ان احادیث مین کئی ایک احادیث
ضعیف ہوتے پر پس اسیطرح وضع ابہام جو فعل مستحب ہی اسکو اپنے کتاب مین لکھکر اسپر سند حدیث
فردوس دیلمی کی لائے اور وہ حدیث کونسے قسم سے ہی سو بیان فرماتے یعنے وہ حدیث ضعیف
ہی کرکے فرماتے پس نظر برین دعوی نجدیہ کا باطل ہوا مصداق اس آیت کے جاء الحق و زہق
الباطل ان الباطل کان زہوقا جواب اجی نجدی وہابی صاحب قطع نظر اس حدیث کے
جو فردوس دیلمی مین مذکور ہی ہم دوسرے حدیث سے ثابت کرتے ہین کہ اس حدیث کو با ضعف

بیان کئے ہین یعنے وہ حدیث صحیح ہی کرکے صاحب فتوح الاوراد نے ذکر کیا ہی جیساکہ اوپر
اسکا بیان ہوچکا **قول نجدی وہابی** اگر غور کرکے دیکھے تو ان سب علماء محدثین کا کلام متفق اللفظ
والمعنی اس حدیث کی انکار پر دلالت کرتا ہی خصوصًا علامۂ جلال الدین سیوطی و شیخ الاسلام اور شاہ
عبد العزیز کا کلام صراحۃً اسکی ممانعت پر دلالت کرتا ہی **جواب** اجی نجدی وہابی صاحب جب تم
تمہاری کتاب مین لکھے ان سب علماء محدثین کا کلام متفق اللفظ والمعنی اس حدیث کی انکار پر دلالت
کرتا ہی کرکے کہنے سے ہمکو بڑا خوف ہوا کہ شاید یہہ صاحب سچی سچی کہتے ہوگے اور کتب معتبرہ دیکھے
ہوگے لیکن جب آپنے یہہ فقرہ لکھے کہ خصوصًا علامۂ جلال الدین سیوطی کرکے نام انکا آتے ہی آپ کا
کذب صاف ظاہر ہوگیا کیونکہ جلال الدین سیوطی کے طرف تم جو نسبت کہ کئے ہین یعنے تیسیر المقال مین
لکھے ہین کرکے جو کہتے ہین وہ سراسر کذب و بہتان ہی اسکا ذکر سابق مین ہوچکا ہی **قول نجدی**
وہابی یہہ فعل یعنے اذان مین آپکا نام سنکے انگھوٹھون کو چوم کر آنکھون پر رکھنا اسکو آج تک کسی عالم نے
سنت نہین کہا ہی بلکہ اس فعل کے بدعت ہونیکی اور اس سے احتراز کرنیکی البتہ تصریح کی ہی **جواب**
اجی نجدی وہابی صاحب کیا تمہارے آنکھون پر پردۂ غفلت پڑا ہوا ہی جیساکہ تمہارے قلب پر
پڑا ہوا ہی کیا تم کتب معتبرہ کو نہین دیکھے ہو جو اسقدر بے تحقیق گفتگو کرتے ہو اب بگوش ہوش سنو جو
صاحب مضمرات نے اسکو سنت کرکے لکھا ہی **فی المضمرات وضع الابہامین سنۃ عند**
قولہ اشہد ان محمدا رسول اللہ الخ یعنے رکھنا ہر دو انگوٹھونکا سنت ہی نزدیک قول
مؤذن کے **اشہد ان محمدا رسول اللہ** اخر تک اسکے کیون جی نجدی وہابی صاحب دعوی
تمہارا باطل و عاطل ہوا یا ثبوت کو پہنچا اور وہ جو لکھے ہین بلکہ اس فعل کے بدعت ہونیکی اور اس سے
احتراز کرنیکی البتہ تصریح کی ہی **جواب** اجی نجدی وہابی صاحب اس فعل کو سنت اور مستحب کرکے بہت
علماء دین لکھے اگرچہ بیان اسکا سابق مین کیا ہون لیکن یہان مکرر بھی کرتا ہون تاکہ خوب یاد رکھے
اور بھول نجاوین جیساکہ طحطاوی حاشیۂ نور الایضاح مین ہی **فائدہ ذکر القہستانی عن کنز**
العباد انہ یستحب ان یقول عند سماع الاولی من الشہادتین للنبی صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعند سماع الثانیۃ قرۃ عینی بک یا رسول اللہ
اللھم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ابھامیہ علی عینیہ فانہ صلی اللہ علیہ
وسلم یکون قائدا لہ فی الجنۃ وذکر الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر
الصدیق رضی اللہ عنہ مرفوعا من مسح العین بباطن انملۃ السبابتین بعد
تقبیلھما عند قول المؤذن اشھد ان محمدا رسول اللہ وقال اشھد ان محمدا عبدہ
ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا حلت
لہ شفاعتی اھ وکذا روی عن الخضر علیہ السلام وبمثلہ یعمل فی الفضائل
النبی فائدہ ذکر کیا قہستانی کنز العباد سے مثبت فعل مستحب ہے یہہ کہ کہے نزدیک سننے شہادت اولی
کے شہادتین سے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور
نزدیک سننے ثانی کے قرۃ عینی بک یا رسول اللہ اللھم متعنی بالسمع والبصر بعد رکھنے
ہر دو انگوٹھے اوپر ہر دو آنکھ اپنے پس تحقیق کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوویںگے کھینچ لیجانے والے
اسکو جنت میں اور ذکر کیا دیلمی فردوس میں حدیث سے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مرفوعا الخ صاحب
فتوح الاوراد اور صاحب مضمرات اور محیط اور صاحب کنز العباد اور فتاوی صوفیہ اور صاحب صلوۃ
المسعودی اور صاحب صلوۃ بخشی اور صاحب خزانۃ الروایۃ اور صاحب فتاوی ناصریہ اور صاحب
قصص الانبیا اور صاحب مونس الاسرار اور صاحب معارج النبوۃ اور تفسیر بحر العلوم نسفی اور صاحب رد
المحتار حاشیہ در المختار المعروف بشامی اور صاحب مجمع البحار اور صاحب جامع الرموز اور صاحب
فتاوی غرائب اور ملا علی قاری اپنے موضوعات میں اور فقیہ محمد ابن سا عد ابن خولانی سے اور
وہ فقیہ زاہد بلالی سے اور امام حسن رضی اللہ عنہ سے اور روایت کیا طاؤسی محمد ابن نصر بخاری سے
اور فتوی علماء دہلی کا اور سوائے اسکے اور بھی بہت کتب میں لکھا ہوا ہے تطویل کے خوف سے اسی پر
اختصار کیا ہوں کیوں جی نجدو ہابی صاحب یہہ سب بزرگان دین کو آپ عالم نہیں سمجھتے ہو اور
انکی تحریر تقریر کو معتبر نہیں سمجھتے ہو تم خوب جانتے ہیں کہ تم لوگ اس فعل کو فعل مستحسن جانتے ہیں

لیکن نفس تابع شیطان کا ہوگیا ہی حق کے طرف آنے نہین دیتا یا نہین تو ان بزرگان دین کے
فرمان کو پروا نہین کرتے ہونگے کیونکہ وے بزرگان دین اہل سنت کے علماء ہین اگر کوئی علماء نجدیہ سے
لکھا ہوتا تو البتہ بسر و چشم اسکو قبول کرتے **قول نجدی وہابی** قال ابن الہمام ماتردد بین
السنۃ والبدعۃ یترک لان ترک البدعۃ لازم واداء السنۃ غیر لازم
یعنے کمال الدین ابن الہمام مصنف فتح القدیر نے کہا ہی کہ جو چیز مین شبہہ ہووے سنت ہی یا بدعت
تو اسکو چھوڑ دینا چاہئے اسواسطیکہ بدعت کا ترک کرنا لازم ہی اور سنت زائد کا ادا کرنا لازم نہین
ہی جواب اجی نجدی وہابی صاحب یہہ قول اگر شیخ ابن الہمام کا تھا تو پھر کیون نہین لکھے تم نام اس
کتاب کا کہ جسمین یہہ عبارت موجود ہی تاکہ شبہہ رفع ہوجاتا پس اس سبب سے اس قول مین
تمہارے شبہہ ہوچکا قابل سند نہین ہی جواب دوسرا بر تقدیر ثبوت یہہ کلام ابن ہمام کا ہوتے
ہم جواب دیتے ہین کہ یہہ دلیل ہمکو کچھ ضرر نہین دیتی ہی کیونکہ اگر اسکے سنت اور بدعت ہونے مین
شبہہ ہی تو اسکو چھوڑ دینا چاہئے اجی نجدی صاحب ہمکو اس فعل کا استحباب صحابہ کرام یعنے جناب
ابوبکر صدیق اور جناب علی رضی اللہ عنہما سے کتب معتبرہ سے یقینا ثبوت کو پہنچا ہی **قول نجدی
وہابی** اسی وجہ سے فتاوی عالمگیری مین اس روایت کو داخل نہین کیا باوجود اس بات کے کہ جس کتاب
مین یہہ روایت ہی اس کتاب کے اقوال معتبر کو اس فتاوی مین داخل کیا ہی جیسے فتاوی غرائب کہ اس
کتاب کے اسی باب کی روایت اس فتاوی مین داخل ہی اور اس روایت کو غیر معتبر سمجھ کے چھوڑ دیا ہی تو گویا
تمام علماء ہند کا اس روایت کے غیر معتبر اور متروک العمل ہونے پر اتفاق ہوچکا اسواسطیکہ اس فتاوے کے
جمع ہونیکے وقت تمام معتبر علماء ہند سے تھے اور بادشاہ کا حکم تھا کہ غیر معتبر روایت اس
فتاوے مین داخل نہونے پاوے چنانچہ ویسا ہی ہوا اسیواسطے یہہ فتاوی مقبول الانام ہوا تمام
عرب مین بلکہ روم اور شام تک معتبر ہی جواب اجی نجدی وہابی صاحب بہت سے مسائل فتاوے
غرائب اور خزانۃ الروایت اور جامع الرموز اور کنز العباد اور صلوۃ مسعودی اور سوائے اسکے
فتاوے عالمگیری والا اپنی کتاب مین لایا ہی اور بہت سے مسائل کو چھوڑ دیا ہی کیا چھوٹنے سے

ان مسایل کے صاحب فتاوی عالمگیری آیا وہ مسائل سب قابل سند نہین ہی یہہ بات توکوئی ادنی طالب العلم بھی نہین پسند کریگا **جواب دوسرا** اجی نجدی وہابی صاحب تم نے اچھی دلیل لائے اور اپنے پاؤن پر آپ ہی تیشہ مارلئے کیونکہ تم تو قائل مین اسبات کے کہ فتاوی عالمگیری بری معتبر کتاب ہی اور تمامی روایات اسکے معتبر ومقبول ہین اور وہ کتاب مقبول انام بلکہ عرب اور روم اور شام تک معتبر ہی پھر ایسی معتبر کتاب مین ہی سو تمھارے ہی قول سے قابل سند اور معتبر ہوسکے پھر کیا سبب تم نجدیہ اسمین ہین سو مسائل جیسے صلوۃ کا پکارنا بعد اذان کے اور قبر پر پھول والنا اور رمضان شریف مین ہر روز نماز تراویح کے بیس بیس رکعت پڑھنے کو نہین مانتے اور اسی کتاب مین ہی کہ ماباپ کے قبرون کو بوسہ دینا جائز ہی پس تم لوگون نے اپنی غرض کی کوئی بات ہو تو قبول کرلیتے ہین اور دوسرے امور کو ترک کردیتے ہین یہہ مکروفریب سے عوام کو خراب کرتے ہین

قول نجدی وہابی اب اس زمانہ مین جب بعلمی یہان تک پہنچی کہ اس حدیث موضوعی کو حسن کہدیا

جواب اجی نجدی وہابی صاحب اسکا جواب آگے بخوبی دیچکا ہون اعادہ کرنیکی حاجت نہین ہی

قول نجدی وہابی تب بموجب قول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے من رای منکرا فلیغیرہ بیدہ فمن لم یستطع فبلسانہ فمن لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان اس امر کو تصریح سے بیان کرنا ضرور ہوا والا کچھہ تحریر کی حاجت نہ تھی **جواب** اجی نجدی وہابی صاحب بمصداق اس حدیث شریف کے تم سب وہابیہ بڑے بے عمل ہین یا علی الخصوص ساکنان بنگلور کیونکہ یہہ لوگ جو مساجد کہ بناگئے ہین ان سب کے مساجدون پر منیار لگے ہوے ہین حالانکہ جامع الصغیر مین حدیث شریف آئی ہی وابنوا المساجد جما وابنوا مداینکم مشرفۃ یعنے بناؤ مساجد کو تمھارے بوڑے اور بناؤ شہرپناہ کو تمھارے منیار اور اسیطرح سے مساجد کے منیار وغیرہ کو نقش ونگار کرنا خلاف حدیث شریف کے ہی جیسا کہ مولانا عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جذب القلوب مین فرماتے ہین در خبر است کہ چون آنحضرت بنای مسجد می نہادجبرئیل امین از حضرت عزت حکم آورد کہ عریشے بساز بر طبق عریش موسی کلیم کہ بلندی او زیادہ از ہفت گز نباشد در

تزئین و تعقیش آن تکلف را راہ نبود حاصل کلام تم سب ان بدعتون سے آگے توبہ کرو بعد ازو سرور انبیا سر دفتر اصفیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضیلت پر جو کام کہ دلالت کرتا ہی اسمین گفتگو کرو غرض یہہ زمانہ ایسے مکارون کی مکر و فریب سے بچانیکا ہی جیسا جناب السادات و سند السعادات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات فرمائے ہین یکون فی اٰخر الزمان کذابون دجالون یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا اٰبائکم فایاکم وایاهم فلا یضلونکم ولا یفتنونکم یعنے ہوونگے آخر زمانہ مین جھوٹے اور دجال لاوینگے نزدیک تمہارے احادیث جو نہین سنے تم اور نہ تمہارے باپ دادے پس دور رہو تم انسے اور دور رکھو انکو تمہارے سے پس گمراہ کرے تمکو اور نہ فتنہ مین ڈالے تم کو پس بموجب اس حدیث شریف کے سب مسلمانون پر واجب ہی اس سب ضالون سے اجتناب کرے ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وهب لنا

من لدنك رحمة انك انت الوهاب اٰمین یا رب العلمین

بحرمت رحمة للعلمین شفیع المذنبین صلی اللہ

علیہ واٰلہ وسلم

صحت نامہ رسالۂ اثبات وضع الابہام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢	۴	رزاق	رازق	٢١	٦	رد المختار	رد المحتار
١۴	١٣	شرع نبی نے	شرع نے	٢١	حاشیہ	رد المختار	رد المحتار
١۴	١۴	شرع نبی نے	شرع نے	٢٢	٣	رسول	رسول اللہ
١۴	١۴	شرع نبی نے	شرع نے	٢٣	٦	ظفر	ظفری
١۴	١٧	شرع نبی نے	شرع نے	٢٦	١٠	چناچہ	چنانچہ
١٥	٢١	النیروی	النووی	٢٦	١٣	پر انھون	پھر انھون
١٦	٩	اسباب	اسباب مین	٢٧	٦	لکھا	لکھا ہی
١٧	١٥	وما الاسلام	وبالاسلام	٢٧	١٧	وتبو یعلی	وابو یعلی
١٩	٣	اَلْكِذَابُ	اَلْكَذَّابُ	٢٨	١٢	واٰلہ وسلم وصحبہ وسلم	واٰلہ وصحبہ وسلم
٢٠	٨	رد المختار	رد المحتار	٣١	١۴	صلواه تخشی	صلوٰة تخشی
٢٠	١٢	القهستانی	قهستانی				